MY ISLAMICUS
A Research Journal of Institute of Islamic Studies & Shariah, MY University Islamabad, Pakistan
https://myislamicus.com/index.php/myi Volume.1, Issue.1 (Dec-2024)

An analytical review of Pakistani laws related to transgender people in the light of Islamic thought

کہکشاں اختر[1]☆

محبوب الرحمن[2]☆☆

Abstract:

Man is the manifestation of the power of Allah Almighty. The Lord of the Universe has adorned the head of this creation with the crown of Ashraf al-Makhluqat. For the survival of the human race, the Creator of the Universe has created pairs of male and female and entrusted them with the responsibilities of procreation and reproduction. In order to complete the affairs of life in a better way, the rights and duties of both have been clarified so that they can fulfill the duty of forming and building a righteous society in a better way. While the children born from the relationship of spouses are characterized by the characteristics of both males and females, sometimes a being is born by divine power that is both male and female. In Urdu, it is called Khwaja Sara, in Arabic, "Mukhnath" and in English, intersex and hermaphrodite. Khwaja Sara is a human species that has the sexual characteristics of both males and females at the time of birth, however, as it approaches puberty, it becomes more inclined towards masculinity or its tendency towards femininity increases. Therefore, in Islamic law, women are ordered to cover themselves from male eunuchs. Their number in society is very small compared to men and women. Therefore, due to their different sizes, specific physical and social movements and postures, and specific economic and social activities, they do not enjoy general acceptance in society.

تعارف

انسان اللہ تعالی کی قدرت کا مظہر کمال ہے۔ رب کائنات نے اپنی اس تخلیق کے سر پر اشرف المخلوقات کا تاج سجایا ہے۔ نسل انسانی کی بقاکے لیے خالق کائنات نے نر اور مادہ کے جوڑے بنا کر انہیں توالد اور تناسل کی ذمہ داریاں سونپی ہیں ۔زندگی کے معاملات کو بہتر انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دونوں کے حقوق و فرائض واضح کر دیے ہیں تا کہ وہ بہتر انداز میں بطریق احسن ایک صالح معاشرے کی تشکیل و تعمیر کا فریضہ ادا کر سکیں۔ زوجین کے باہمی تعلق سے پیدا ہونے والی اولاد جہاں نر اور مادہ کی خصوصیات سے متصف ہوتی ہے وہیں قدرت الہیہ سے کبھی ایسا وجود بھی تولد ہو جاتا ہے جو نر ہوتا ہے اور نامادہ۔ اردو میں اسے خواجہ سراء عربی میں

☆۔ ایم فل سکالر، ادارہ علوم اسلامیہ وشریعہ، مسلم یوتھ یونیورسٹی اسلام

☆☆۔
لیکچرار، ادارہ علوم اسلامیہ وشریعہ، مسلم یوتھ یونیورسٹی اسلام

" مخنث "اور انگریزی میں انٹر سیکس اور ہرمافروڈ ایئٹ کہاجاتا ہے۔خواجہ سراء ایسی انسانی جنس ہے کہ پیدائش کے وقت اس میں نر اور مادہ دونوں کی جنسی خصوصیات پائی جاتی ہیں تاہم جوں جوں یہ بلوغت کی طرف قدم رکھتی ہے تو یہ مردانگی کی طرف زیادہ مائل ہو جاتی ہے یا پھر نسوانیت کی طرف اس کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔اس لیے شریعت اسلامی میں خواتین کو مرد خواجہ سراؤں سے پردے کا حکم ہے۔مردوں اور عورتوں کے مقابلے میں معاشرے میں ان کی تعداد انتہائی قلیل ہے ۔چنانچہ مختلف جسامت اور مخصوص جسمانی اور سماجی حرکات وسکنات اور مخصوص معاشی وسماجی سرگرمیوں کی وجہ سے انہیں معاشرے میں قبولیت عامہ حاصل نہیں ہے۔

ضرورت واہمیت

اسلام دین فطرت ہے اور ہر فطری تقاضے کی تکمیل کے حوالے سے اسلامی تعلیمات موجود ہیں چنانچہ شریعت اسلامیہ نے مخنثین اور مخنثات سے صرف نظر نہیں کیا بلکہ ان سے متعلق جملہ احکام کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ریاستی سطح پر مخنثین اور مخنثات کے حوالے سے تعلیم وتربیت کا کوئی مربوط اور موثر پروگرام نہ ہونے کی بنا پر یہ لوگ عموماً بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔اس کی ایک وجہ اگرچہ معاشرتی اور ریاستی عدم توجہی بھی ہے تاہم عصر حاضر میں اس کی ایک بڑی وجہ عالمی سطح پر متحرک فکری آوارگی اور فرسودہ خیالی کی تحریکیں ہیں جو آفاقی نوعیت کے مادر پدر آزاد معاشرے کے قیام کے لیے کوشاں ہیں ۔ جنسی آزادی اور بے راہ روی ان تحریکوں کے مرئی اور غیر مرئی مقاصد میں ۔ ایل جی بی ٹی ایسی ایک عالمگیر تحریک ہے جو اس حوالے سے سرگرم ہے۔ مخنثین اور مخنثات اس تحریک کا اہم ہدف ہیں اور وہ عالمی ترغیبات و ترجیحات کے زیر اثر تیزی سے اس تحریک کا حصہ بن رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں انہیں پہلے ہی آئینی و دستوری حقوق حاصل ہیں۔پاکستان میں ۲۰۱۸ سے ۲۰۲۲ءتک بر سر اقتدار رہنے والی حکومت کے دور میں اس حوالے سے قانون سازی کی گئی ۔ زیر اصل مقالہ میں مخنثین اور مخنثات کے حقوق کے حوالے سے اس قانون سازی کا تجزیاتی و تحلیلی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

منہج تحقیق

اس مقالہ میں فکر اسلامی کی روشنی میں مخنثین اور مخنثات کے حوالے سے پاکستانی قوانین کا تحلیلی جائزہ لیا جائے گا ۔اس تناظر میں ایک طرف اسلامی ادبیات میں مخنّثین و مخنّثات کے حوالے سے احکام کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے گا اور دوسری طرف ٹرانس جینڈر ایکٹ کا شق وار تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا۔چنانچہ اس تقابلی مطالعہ کے بعد ان شقوں کی تائیدی وضاحت کی جائے گی جو اسلامی مزاج قانون سازی کے مطابق ہیں ۔وہ شقیں جو فکر اسلامی اور اسلامی شریعت کے منافی پائی جائیں گی، ان کی خامیوں کو آشکار کرنے کے ساتھ ساتھ فکر اسلامی کی روشنی میں ان کا متبادل حل تجویز کیا جائے گا۔نیز فکر اسلامی کی روشنی میں اس جنس کے حقوق و فرائض اور اس کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے مؤثر تجاویز پیش کی جائیں گی ۔اس پس منظر

میں معاصر مفکرین کے فکر و فلسفہ اور دانش و بصیرت سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

موضوع کے انتخاب کی وجوہات

ٹرانس جینڈر بل نظام فطرت و قانون فطرت سے متصادم ہے ۔یہ بل ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے ۔حالانکہ ہم جنس پرستی نظام فطرت سے بغاوت اور اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔یہ ایک غیر شرعی قانون ہے اور اس پر نظر ثانی کی فوری ضرورت ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان اور علماء کرام کے فتاوی کے مطابق اس بل کے متنازعہ نکات کو حذف کرنا از حد ضروری ہے۔

اختیار موضوع بلحاظ دلچسپی محقق

مندرجہ بالا موضوع کے انتخاب کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ، معاشرے میں خواجہ سراؤں، "مخنث ومخنثات" اور خاص طور پر ٹرانس جینڈر کی اصطلاح کے بارے میں آگاہی بیدار کی جائے، نیز موجودہ دور کی نئ اصطلاحات سے متعارف کرایا جائے، تاکہ ان اصطلاحات سے ناواقفیت کی وجہ سے جو مسائل درپیش ہیں اور ان کی آڑ میں جو ایک غیر اسلامی بل ٹرانس جینڈر کے حقوق کے نام پر پاس کیا گیا ہے اس کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے۔

ضروری وضاحت اور اصطلاحات کی تفہیم

ویسے تو ہماری اسمبلیوں میں آے دن بل پاس ہوتے رہتے ہیں، لیکن اس بل میں ایسی کیا بات تھی کہ جس نے عوام اور خاص طور پر دینی حلقوں میں ایک ہلچل مچادی؟ بظاہر تو لگتا ہے جیسے یہ بل ہمارے معاشرے کے ایک انتہائی دبے ہوے طبقے یعنی خواجہ سراوں کو مراعات دینے ا اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنایا گیا ہے جبکہ درپردہ یہ ایکٹ ایک ایسی عالمی تحریک کے بین الاقوامی ایجینڈے کا حصہ ہے جو حقوق انسانی کی آڑ میں جنسی بے راہ روی کو فروغ دے رہی ہے۔اس بل کے متنازع ہونے کی ایک خاص وجہ اس میں استعمال ہونے والی اصطلاح ٹرانس جینڈر در ہے جس کو اس بل میں بظاہر اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا اس کے صحیح معنی کا ادراک نہ ہونے کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ یہ بل مخنث و مخنثات کے حقوق کے تحفظ کے لیے پیش کیا جارہا ہو حالانکہ یہ اس تیزی سے بدلتی دنیا کی ایک جدید اصطلاح ہے، جس نے انسانیت کو احسن تقویم سے گرا کر اسفلا سافلین میں شامل کر دیا ہے۔وہ اشرف
المخلوقات جس کی پرواز فرشتوں سے بھی بڑھ کر تھی، اخلاقی گراوٹ میں اس حد تک گر گیا کہ جانوروں سے بھی بدتر ہو گیا۔

جس طرح دینی اصطلاحات بلکہ کسی بھی علم اور فن کی اصطلاحات اپنا پس منظر اور فکری تناظر رکھتی ہیں اسی طرح یہ اصطلاح بھی مغربی تصور آزادی کا ایک جدید مظہر ہے جو ہر شخص کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ جس جنس میں پیدا ہوا ہے اس سے ہٹ کر کسی دوسری جنس کا انتخاب کر سکے اور اپنے بارے میں یہ اعلان کر سکے کہ وہ جس جنس شناخت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، وہ دراصل وہ نہیں ہے بلکہ وہ اس کے مغائر جنسی لوازمات و خصوصیات سے متصف ہے، اگر وہ ایسا کرے تو پھر معاشرے اور ملکی قانون پر لازم ہے کہ وہ اس کی رائے کو حتمی اور درست تسلیم کرے اور قانونی طور پر بھی اسے اسی جنس کا حامل قرار دے جس کا اس نے دعوی کیا ہے۔ بظاہر یہ ایک عمومی نوعیت کی شخصی اثرات کی حامل بات لگتی ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اس کے اثرات معاشرتی اقدار اور سماجی ڈھانچے پر دور رس نوعیت کے ہیں اور ان سے نظم اجتماعی شدید متاثر ہوتا ہے۔

اس بل کو سمجھنے کے لیے پہلے ہمیں اس تحریک کو اور اس تحریک میں شامل جنسی بے راہ روی کے شکار افراد کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان افراد کی تعداد اور قسموں میں اس قدر اضافہ ہوتا جارہا ہے کہ عقل انسانی اس پر حیران ہے۔ اور ان لوگوں کے بارے میں ادراک نہ ہونے کی وجہ سے اس قسم کے بل پاس ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال (جو ایک ماہر سرجن، ٹرینر، شاعر اور موٹیویشنل سپیکر ہیں) نے اس تحریک کو سمجھنے اور معاشرے میں اس تحریک کے میں شامل افراد کے

بارے میں آگاہی پھیلانے کے لیے اپنے یوٹیوب چینل "نولیج[3]" میں ایل جی بی ٹی LGBT[4] کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

اس تحریک اور اس میں شامل افراد کے بارے میں کچھ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

LGBTQAI

یہ ایک مخفّف ہے، جو ہم جنس پرست، افراد یا کمیونٹی کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کمیونیٹی میں کئی قسم کے ہم جنس افراد شامل ہیں۔ یہ ایک ایسی کمیونٹی ہے جو سمجھتی ہے کہ ان کے حقوق کا استحصال ہوتا ہے۔ اس لیے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اکٹھے ہو کر ایک گروپ میں کام کریں گے تاکہ اپنی آواز کو لوگوں تک پہنچا سکیں اور اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ اس سلسلے میں وہ پوری دنیا میں جون کے مہینہ کو فخریہ مہینہ (Pride month) کے طور پر مناتے ہیں، اور قوس

---

[3] Knowledge is our clothes whereas knowing is own self, https://www.youtube.com/@surgeonjaved1

[4] Dr. Javed Iqbal, "what is LGBT for common understanding" https://www.youtube.com/watch?v=KwmMuDCzx6I

MY ISLAMICUS
A Research Journal of Institute of Islamic Studies & Shariah, MY University Islamabad, Pakistan
https://myislamicus.com/index.php/myi Volume.1, Issue.1 (Dec-2024)

قزاح (Rainbow) والے جھنڈے لہراتے ہیں اور اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے ہیں۔اس تحریک کو اقوام متحدہ کی پوری پشت پناہی حاصل ہے۔

اقوام متحدہ اور ایل جی ٹی بی آئی تحریک

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق نے ایل جی بی ٹی آئی لوگوں کے خلاف تشدد اور امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے عوامی معلومات کی مہم چلائی ہے۔اقوام متحدہ نے "آزاد اور مساوی" مہم کے ذریعے ایل جی بی ٹی آئی لوگوں کے (انسانی حقوق کے بارے میں بیداری)[5] پیدا کی ہے۔ریاستوں،اقوام متحدہ کے شراکت داروں،سول سوسائیٹی کی تنظیموں اور نجی شعبے کے ساتھ ایل جی بی ٹی آئی لوگوں کے انسانی حقوق کے احترام اور تحفظ کو مضبوط بنانے کے لیے کام کیا جارہاہے۔[6]

جو افراد اس تنظیم کا حصہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لیسبین(LESBIAN)

L کا مطلب ہے لیسبین۔ ایسی خاتون ہے جو اپنی جذباتی یا جسمانی تسکین عورت ہی سے حاصل کرے۔ جس کا کا رجان مرد کی بجائے کسی عورت کی طرف ہے۔ وہ فطری رجان جو اللہ تعالی نے عورت کا مرد میں اور مرد کو عورت میں رکھا ہے،یعنی زوجین میں رکھاہے وہ اس سے الٹ ہو۔

گے(GAY)

Gمخفف ہے(Gay)کا ایک ایسے شخص کی وضاحت کرتا ہے جو جنسی تسکین کے لیے ہم جنس/یعنی مرد کی طرف متوجہ ہو۔وہ مرد جس کا جنسی رجان عورت کی بجائے مرد کی طرف ہو۔اس کو ہم سیکس اور ہوموسیکس بھی کہتے ہیں

بائی سیکسول (BYSEXUAL)

B علامت ہے مطلب ہے (BYSEXUAL) کی ، یہ ایک ایسے شخص کی وضاحت کرتا ہے جو اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے مرد اور عورت دونوں کی طرف راغب ہوتا ہے۔یعنی وہ اپنا جنسی تعلق اپنی جنس یعنی اپنے جینڈر کے ساتھ بھی رکھتاہے اور ساتھ ہی دوسرے جینڈر کے ساتھ بھی ۔ ایسا شخص عموما شادی شدہ بھی ہوتا ہے اور اس کے بچے بھی ہوتے ہیں اور ساتھ ہی وہ دونوں جنسوں کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتاہے،اس کو ہم بائی سیکسول کہتے ہیں ۔

[5](ان لوگوں کے حقوق اور ان کی آزادی سے اقوام متحدہ کی مراد یہ ہے کہ دنیا کے تمام معاشروں میں ان لوگوں کو ان کے غیر فطری جنسی افعال پر کسی طرح کی روک ٹوک نہ کی جائے اور انہیں کھل کر لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کو موقع دیا جائے۔)

[6] United Nations Human Rights https://www.ohchr.org/en/topic/lgbti-people?gclid

کیور(QUESTIONING QUEER)

Q کیور(QUEER) انگریزی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے کہ (ابھی واضح نہیں ہے)۔ کہ ایک ایسے شخص کی وضاحت کرتا ہے جو اب ابھی تک اپنی جنسی شناخت، میں کچھ دریافت کر رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے اپنی جنسی شناخت کا ابھی کچھ پتہ نہیں ہے۔شاید میں مرد ہوں یا عورت ہوں یا ان دونوں میں سے نہیں ہوں۔

اینی تھنگ ایلس(ANYTHING ELSE)

A سے مراد ہے (ANYTHING ELSE) یعنی متذکرہ بالا تمام صورتوں سے جداگانہ کوئی دوسری صورت۔ اگر ایک شخص مرد پیدا ہوا ہے اور بڑا ہونے کے بعد وہ کہے کہ میرے اندر تو کسی چڑیا کی روح ہے یا یہ کہ میں اپنے آپ کو ایک شیر محسوس کرتا ہوں، یا وہ کہے کہ میرے اندر ایک بلی کی روح ہے۔ گویا کہ وہ محسوس کر سکتا ہے کہ اور اپنے آپ کو کسی انسانی جنس کے علاوہ کسی جانور کے روپ میں دیکھنا پسند کر سکتا ہے۔

ٹرانس جینڈرTRANSGENDER

T ایک ایسے شخص کی وضاحت کرتا ہے جس کی جنس کی شناخت یا صنفی اظہار پیدائش کے وقت قدرت کی طرف سے اس کی تفویض کردہ جنس سے میل نہیں کھاتا یعنی ایسے شخص کی صنفی شناخت عام طور پر اس جنس سے مختلف ہوتی ہے جس شناخت کے ساتھ وہ دنیا میں آیا تھا۔ جو اسے پیدائش کے وقت تفویض کی گئی تھی۔

"ٹرانس" ایک لاطینی لفظ سے جس کا متضاد ہے "اس پار یا منتقلی"، اس کا لفظی معنی ہے "جنس کے پار یا جنس سے منتقلی"[7] یعنی یہ افراد ایک صنف سے دوسری صنف کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔

ٹرانس جینڈر درج بالا پانچ تعریفات سے بالکل مختلف اور ایک الگ اصطلاح ہے۔ مندرجہ بالا قسموں کے لوگوں کو ٹرانس جینڈر ہر گز نہیں کہا جاتا۔ ٹرانس جینڈرز سے مراد جسمانی اور پیدائشی مرد ہے جو خود کو عورت کہلواتا ہے یا جسمانی اور پیدائشی عورت ہے جو خود کو مرد کہلواتی ہے۔ مختصر یہ کہ ٹرانس جینڈر یا جعلی مرد ہوتا ہے یا جعلی عورت۔ جس کا اسلام میں کوئی تصور موجود نہیں۔

TRANSGENDER (OR TRANS) MAN

یہ اصطلاح ایک ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جو عورت کی جنس کے ساتھ پیدا ہوا اور عورت کے جنسی اعضاء اور خصوصیات کے باوجود بھی اپنے آپ کو مرد کہلواتا ہے اور مردوں کی طرح زندگی گزارنا پسند کرتا ہے۔

[77]River Solace, LGBT HERO
https://www.lgbthero.org.uk/transgender-back-to-basics

TRANSGENDER (OR TRANS) WOMAN

یہ اصطلاح ایک ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جو مردانہ جنسی اعضاء اور خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوا لیکن اب اس نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرلی اور عورتوں کی شناخت کو پسند کرتی ہے۔

(TRANS) منتقلی کا کیا مطلب ہے؟

ٹرانس کا معنی ہے منتقلی، یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو اس عمل کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جس سے کوئی شخص اپنی جنس تبدیل کرتے وقت گزرتا ہے۔

یاد رہے کہ یہ تبدیلی ہمیشہ طبی ذریعے سے نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایسے لوگ اپنی اصل جنس کو چھپا کر سماجی طور پر ایسے رویے اور طریقے استعمال کرلیتے ہیں جس سے دیکھنے والوں کو لگتا ہے کہ یہ جنس مخالف ہے۔ مردوں اور عورتوں کا جنس مخالف کی وضع قطع اختیار کرلینا، لباس، چال ڈھال، بولنے اور دوسروں سے برتاؤ کا انداز حتیٰ کہ بالوں کی تراش خراش اور زیب وزینت کے طور طریقے اور لوازمات تک جنس مخالف کے مطابق یوں اختیار کرلیے جاتے ہیں کہ ایسے مرد عورتوں کی وضع قطع میں اور عورتیں مردوں کے روپ میں اپنی اصل شناخت چھپا لیتے ہیں۔ چنانچہ سماجی طور پر یہ اپنا نام، ظاہری شکل اور رویہ میں تبدیل کرلیتے ہیں۔

منتقلی ایک پیچیدہ عمل جس کے ذریعے ٹرانس جینڈر لوگ اپنی اناٹومی (میڈیکل ٹرانسیشن) اور صنفی اظہار (سماجی منتقلی) کو اپنی نئی صنف کے ساتھ ترتیب دیتے ہیں۔ شناخت، ٹرانسیشن ایک کثیر مرحلہ عمل ہے، جو ایک طویل عرصے تک ہوتا ہے، جس میں کئی مراحل شامل ہیں۔ جیسے، مختلف نام کا استعمال، نئی صنف کا استعمال، مختلف لباس پہننا، قانونی دستاویزات کو اپ ڈیٹ کرنا، ہارمون تھراپی جیسے اقدامات اور سرجری۔ کسی بھی شخص کی منتقلی میں شامل اقدامات مختلف ہوتے ہیں۔[8]

انٹر سیکس (INTERSEX OR HERMAPHRODITE)

Iہرمافروڈائٹ یا انٹر سیکس یہ دونوں میڈیکل اصطلاحات ہیں جو ان افراد کے لیے مخصوص ہیں جو پیدائشی نقص کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کو بوقت پیدائش لڑکا یا لڑکی کے طور پر شناخت نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جس میں مرد اور عورت دونوں کی جنسی علامات پائی جاتی ہیں، یعنی اس کی جنس میں ابہام پایا جاتا ہے۔ یہ دراصل وہ افراد ہیں جو پیدائشی طور پر معذور ہوتے ہیں۔ انٹر سیکس افراد عام طور پر تولیدی طور پر قابل عمل نہیں ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اپنے جسم کے اندر دوسرے کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے موزوں حالات نہیں ہوتے ہیں۔[9]

[8] " Defining LGBTQ terms and concepts" posted June 3,2021,
https://www.aecf.org/blog/lgbtq-definitions

[9] Dr. Muhammad Islam, Dr. Erum Fatima, and Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan. 2023. "ٹرانس جینڈر بل کی قانونی اور شرعی حیثیت اور مسلمان معاشرے پر اس کے اثرات: ایک علمی

سطور بالا میں ان تمام اقسام کا ذکر کیا گیا ہے جو اس تحریک میں شامل ہیں۔ اس میں انٹر سیکس کے علاوہ تمام تر اقسام شریعت اسلامیہ سے منافی ہیں۔ کیونکہ صرف انٹر سیکس وہ قسم ہے جو پیدائشی طور پر معذور ہے اور معاشرے کی ہمدردی کی مستحق ہے جبکہ باقی تمام اقسام معاشرتی بے راہروی کا شکار ہیں۔

ان تمام افراد اور ان کی خصوصیات جاننے کے بعد ٹرانس جینڈر بل اور اس کی مختلف شقوں کو سمجھنا قدر آسان ہو جاتا ہے۔

ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ 2018

ابتدائی طور پر یہ بل مسلم لیگ نون کی گذشتہ حکومت کے دوران سینٹ میں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نون، مسلم لیگ ق ،اور پی ٹی ائی کی چار خواتین نے پیش کیا۔ 7 مارچ 2018 کو یہ بل سینٹ اور مئی 2018 کو قومی اسمبلی سے پاس ہو کر نافذ العمل ہو گیا۔ اس کا نام ہے **ٹرانس جینڈر افراد (تحفظ حقوق) ایکٹ**[10] **2018**

اس بل میں مخنث و مخنثات کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے جو ایک خوش آئند بات ہے۔ مگر ساتھ ہی اس بل میں کچھ ایسی اصطلاحات کا استعمال ہوا ہے جس سے اسے پڑھنے والا ان اصطلاحات سے ناواقفیت کی وجہ سے ابہام کا شکار ہو سکتا ہے، اور ساتھ ہی کچھ ایسی شقیں شامل کر دی گئی ہیں جو اسلامی اقدار و قوانین کے منافی ہیں۔ ان اصطلاحات کا جائیزہ لینے کے لیے بل کے اصل مسودہ کو پیش کیا جا رہا ہے تا کہ اسے سمجھنے میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

<u>Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 201 8.</u>[11]

CHAPTER I PRELIMINARY l.

n) "transgender person" is a person who is-

(i) intersex (khusra) with mixture of male and female genital features or congenital ambiguities: or (inborn doubts)

(ii) eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excision or castration; or [12] (removal)

(iii) a transgender man, transgender woman, KhawajaSira or any person whose gender identity or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth.

ٹرانس جینڈر پرسن سے مراد ہے:

وتحقیقی جائزہ."An Academic and Research Review of the Legal and SharĪ ʻ ah Status of the Transgender Bill and Its Impacts on Muslim Society" : Al-Qamar, March, 89-100. https://doi.org/10.53762/alqamar.06.01.u09

[10] ڈاکٹر حسین احمد پراچہ، "روزنامہ دنیا"، 22-9-27 https://dunya.com.pk/index.php/author/dr.-hussain-ahmed-paracha/2022-09-27/41184/88877100

[11] یہ بل فل وقت نیٹ پر مجود نہیں لہذا ہائی کورٹ سے حاصل کر کے یہاں شایع کیا گیا ہے

1۔ایسا شخص جو مخنث ہو یعنی اس میں مرد اور عورت دونوں کے جنسی اعضاء پائے جاتے ہوں۔

2۔ایسا مخنث جو پیدائش کے وقت مرد قرار دیا گیا ہو تاہم بعد میں آپریشن یا جراحی کے عمل سے گزرا ہو۔

3۔ایک ٹرانس جینڈر مرد، ٹرانس جینڈر عورت، خواجہ سراء یا کوئی اور شخص جس کی جنسی شناخت معاشرے میں عمومی طور پر پائی جانے والی فطری جنس اور اس حوالے سے پیدائش کے وقت دی جانے والی شناخت اور اس کے تقاضوں سے ہٹ کر ہو۔

اس ایکٹ میں خواجہ سراوں اور مخنّث و مخنّثات کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ تین طرح کے ہو سکتے ہیں:[13]

1۔انٹر سیکس خواجہ سرا ہیں جن میں مردوں اور خواتین دونوں کی جینیاتی خصوصیات شامل ہوں یا جن میں پیدائشی ابہام ہو۔

2۔ایسے افراد ہیں جو پیدائشی طور پر مرد پیدا ہوتے ہیں مگر کسی حادثے کے بعد اپنی جنس کی تبدیلی کے عمل سے گزرتے ہیں۔

3۔ایسے لوگ ہیں، جو پیدائش کے وقت کی اپنی جنس سے خود کو مختلف یا متضاد سمجھتے ہوں۔

قمر نسیم جو خواجہ سراؤں کے حقوق کے لیے کام کرتے ہیں انہوں نے ان اصطلاحات کو کچھ اس طرح سے مفصل بیان کیا ہے۔[14]

نمبر ایک، مخنث یا ہجڑا اس شخص کو کہتے ہیں جو پیدائشی طور پر نہ مرد ہو نہ عورت بلکہ اس کے جنسی اعضاء میں ابہام ہو۔انگریزی میں اس کے لیے بہتر لفظ انٹر سیکس ہے

دوسرے نمبر پر ان مردوں کی تشریح کی گئی ہے جو اپنے جنسی اعضا کی طبی طریقے سے ترمیم کرواتے ہیں جو پیدائشی طور پر مرد تھے مگر بعد میں کسی حادثے یا کسی دوا کے زیر اثر ان کے جنسی اعضاء غیر واضح ہو گئے۔

اتیسرے نمبر پر ایسے افراد ہیں جو اپنی پیدائش کی جنس یا صنف سے متضاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ’جیسے پیدائشی لڑکا دعویٰ کرے کہ وہ لڑکی ہے یا پیدائشی لڑکی دعویٰ کرے کہ وہ لڑکا ہے۔‘[15]

---

[13] ایضاء

[14]

محمد زبیر خان، بی بی سی اردو نیوز 27 ستمبر 2022

https://www.bbc.com/urdu/pakistan-62971956

CHAPTER II RECOGNITION OF IDENTITY OF TRANSGENDER PERSON[16]

3. Recognition of identity of transgender person. -

(I) A transgender person shall have a right to be recognized as per his or her self-perceived gender identity, as such, in accordance with the provisions of this Act.

ٹرانس جینڈر پرسن کی جنسی شناخت:

ایکٹ کے تحت کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو اس بات کا حق حاصل ہو گا کہ اس کی وہی جنسی شناخت تسلیم کی جائے جو وہ خود سمجھے یا طے کرے۔

سب سیکشن ون۔کے تحت ہر ٹرانس جینڈر پرسن کو اس کا حق حاصل ہو گا کہ اس کی تسلیم شدہ جنسی شناخت کو محض نادرہ تک محدود نہ رکھا جائے تا کہ تمام سرکاری امور میں تسلیم کیا جائے۔

3۔پاکستان کے ہر شہری کی طرح ٹرانس جینڈر پرسن کی بھی حق حاصل ہو گا کہ اٹھارہ سال کا ہونے پر اپنی ظاہر شدہ جنسی شناخت کے تحت نادرہ سے قومی شناختی کارڈ، سی آر سی، ڈرائیونگ لائسنس یا پاسپورٹ میں اپنی سوچی سمجھی جنسی شناخت درج کرائے۔

ٹرانس جینڈر افراد (تحفظ حقوق) ایکٹ کی اس دفعہ کے مطابق، ٹرانس جینڈر شخص کو اس کی خود سمجھی جانے والی صنفی شناخت کے مطابق پہچانے جانے کا حق حاصل ہو گا۔یعنی جنس کے تعین کا اختیار خواتین و حضرات کی ذاتی صواب دید پر ہو گا۔

دفعہ کی تفہیم: ایک شخص مرد پیدا ہوا اور نادرہ سمیت ہر ریکارڈ میں اس کا اندراج بطور مرد ہے تاہم بعد میں وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے اندر عورتوں جیسے خیالات احساسات میلانات ہیں۔مگر بدستور وہ جسمانی طور پر مرد ہی ہے۔اس کے باوجود اگر وہ چاہے تو نادرہ کے ریکارڈ میں اپنا اندراج بطور عورت کرواسکتا ہے۔اس طرح ایک عورت اپنے احساسات اور میلانات کی بنا پر نادرہ میں اپنا اندراج بحیثیت مرد کرواسکتی ہے۔

ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ 2018[17] **کی تفہیم**

ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ کے تحت افراد کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ خود اپنی جنس کی شناخت کرسکتے ہیں اور اسے تبدیل کرواسکتے ہیں۔جب کوئی بھی

فرد اپنی اصل جنسی اعضاء کے برعکس اپنی پسند کی جنس اختیار کرے گا تو نادرا سمیت تمام سرکاری ادارے اس بات کے پابند ہو جائیں گے کہ تمام قانونی دستاویزات بشمول نادرہ شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس ا اور پاسپورٹ وغیرہ پر اس کا اندراج اس کی پسند کی جنس کے مطابق کرا دیا جائے۔ایکٹ میں بحیثیت پاکستانی شہری ان کے تمام حقوق تسلیم کیے جائیں گے۔انھیں ملازمتوں، تعلیم حاصل کرنے اور صحت کی سہولتوں تک فراہمی کو قانونی حیثیت دی گئی ہے، جبکہ وراثت میں ان کا قانونی حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ساتھ ساتھ خواجہ سراؤں کو کوئی سہولت دینے سے

انکار کرنے اور امتیازی سلوک کرنے پر مختلف سزائیں بھی تجویز کی گئی ہیں۔

اس بل کے نافذ العمل ہونے کے بعد مندرجہ ذیل صورت حال پیدا ہوئی اور متنوع پیچیدگیاں سامنے آرہی ہیں۔

جنس میں تبدیلی

جب سے یہ بل نافذ العمل ہوا ہے، نادرہ کی طرف سے بتائے گئے اعداد و شمار کے مطابق 2018 کے بعد تین برسوں میں نادرہ کو تبدیلی جنس کی تقریباً ۳۱ہزار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے ۱۶۵۳۰ مردوں نے اپنی جنس عورت میں تبدیل کروائی جبکہ ۱۵۱۵۴ عورتوں نے اپنی جنس مرد میں تبدیل کروائی [18]۔

ہم جنس پرستی کا فروغ

اس بل کی وجہ سے ہم جنس پرستی کو فروغ ملا ہے۔ اس بل کے مطابق اگر دو ہم جنس پرست مردوں میں سے ایک اپنی شناخت تبدیل کرنے کے لیے اپنا اندراج بطور عورت کروالے اور دونوں آپس میں جنسی خواہش پوری کرتے رہیں تو یہ قوم لوط کا سا عمل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون کے عین مطابق ہو گا۔

عذاب الہیٰ کو دعوت

اس ایکٹ پر عمل درآمد، اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہو گا۔ کیونکہ قوم لوط پر پتھروں کی بارش کا عذاب ہم جنس پرستی کے قبیح فعل کی کا ہی نتیجہ تھا۔ آزادانہ تبدیلی جنس کا ایکٹ قرآن و سنت کے قانون کی شدید خلاف ورزی ہے۔

خواتین کے عفت و پاک دامنی غیر محفوظ

اس بل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک مرد اگر محض اندراج سے عورت بن جاتا ہے اور عورتوں جیسی وضع و قطع [19] اختیار کرلیتا ہے تو پھر وہ عورتوں کے لیے مخصوص مقامات، جیلوں، تعلیمی اداروں، ہاسٹل، واش رومز وغیرہ، استعمال کرنے کا حق حاصل کرلیتا ہے۔ اپریل ۲۰۲۲ میں امریکہ کی ایک ریاست نیوجرسی میں واقع خواتین کے لیے مختص ایک جیل میں ایک عورت ٹرانس جینڈر جو دراصل مرد تھا اس کی مختلف جنسی وارداتوں کے نتیجے میں دو قیدی عورتیں امید سے ہو گئیں۔

اسلامی نظام وراثت پر اثرات

اس بل نے اسلامی نظام وراثت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ عورت کا شریعت میں نصف حصہ ہے اگر نادرہ کی ریکارڈ میں ایک عورت اپنے آپنی جنس تبدیل کروالیتی ہے تو اسے وراثت میں پورا حصہ ملے گا۔

عائلی زندگی پر منفی اثرات

اس بل کے ہماری عائلی زندگی پر نہایت منفی اثرات پڑیں گے۔ مرد کے شناختی کارڈ والے شخص سے انجانے میں شادی کرنے والی عورت اس بل کے جال میں پھنس جائے گی۔ اور دوسری جانب یہ معاملہ خوفناک خاندانی لڑائیوں کا سبب بنے گا۔

---

[18] ڈاکٹر حسین احمد پراچہ، "روزنامہ دنیا"، 22-9-27

https://dunya.com.pk/index.php/author/dr.-hussain-ahmed-paracha/2022-09-27/41184/88877100

[19]

تجاویز اور سفارشات: اس بل کو قابل اطلاق بنانے کے لیے درج ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ جنس تبدیلی اختیار بندے کی اپنی پسند اور ناپسند کی بجائے ایسے میڈیکل بورڈ کی اجازت سے مشروط کیا جائے جس کے ممبر ڈاکٹرز ماہرین طب ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات پر بھی دسترس رکھتے ہوں۔

۲۔ میڈیکل بورڈ کی رائے کے بغیر کسی کو بھی جنس تبدیلی کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اپنی مرضی سے صنفی شناخت اختیار کرنا خلافِ شریعت ہے۔

۳۔ یہ بل اسلام کے قانون وراثت سے بھی ہم آہنگ نہیں ہے لہذا جنس کی تبدیلی کی اس آزادی پر قید لگائی جائے۔

۴۔ یہ ایکٹ خواتین کی عفت وپاک دامنی اور ہماری روایات کے بھی خلاف ہے اس لیے اس ایکٹ کی تنسیخ ضروری ہے۔

اس پورے قانون کو از سر نو مرتب ہونا چاہیے اور قانون دان، علماء اور انٹر سیکس افراد کے حقوق کے لیے کام کرنے والے افراد، طبی ماہرین اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رہنمائی اور سفارشات کی روشنی میں اسے دوبارہ تیار ہونا چاہیے۔'

موجودہ دور کا جینڈر ڈسفوریا (Gender Dysphoria) اور اسلامی نقطہ نظر

قرآن صراحت کے ساتھ کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا گیا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(اے بنی نوع انسان! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔)[20] اور شریعت کے حساب سے دونوں جنسیں توالد اور تناسل کے اعتبار سے اپنے دائرہ کار میں یکساں طور پر باصلاحیت ہیں، کسی بھی جنس کی دوسرے پر کوئی روحانی برتری حاصل نہیں ہے، اور دونوں کو اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں، فضل، بخشش اور جنت تک یکساں رسائی حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیات ہیں جو دونوں کے لیے احکام بیان کرتی ہیں۔ دین کہتا ہے کہ اللہ نے جو جوڑے بنائے ان میں سے ایک نر ہے اور ایک مادہ، پر اپنی جسامت، اپنی سوچ، اور اپنی صلاحیتوں کے حساب سے دونوں مختلف ہیں، بلکہ جس میدان میں دونوں نے کام کرنا ہے وہ میدان بھی مختلف ہے۔

جبکہ جدید مغربی معاشرہ بچوں کو بتا رہا ہے کہ آپ کی جنس آپ کے فطری جنس جیسی نہیں ہے۔ اگرچہ آپ فطری طور پر مرد یا عورت کی طرح پیدا ہوئے پر سماج یہ طے کرے گا کہ آپ عورت ہیں یا مرد بصورت دیگر آپ خود محسوس کر کے بتائیں گے کہ آپ کی جنس کیا ہے۔[21] یہ درست ہے کہ روایتی صنفی کردار کے کچھ پہلو ثقافت پر مبنی ہیں۔ تاہم، یہ دعویٰ کرنا کہ

---

[20] القرآن: ۴۹/۱۳

[21] Fatwa Dr. Yasir Qadhi
https://muslimmatters.org/2022/06/21/fatwa-regarding-transgenderism/

"صنف" مکمل طور پر ایک ثقافتی تعبیر ہے جس کا حیاتیاتی جنس سے کوئی لازمی تعلق نہیں بلکل غلط ہے۔ جیسا کہ اس شق میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

a transgender man, transgender woman, KhwajaSira or any person whose gender identity or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth.

جنس (سیکس) اور صنف (جینڈر) میں فرق:

جنس کو عام طور پر عورت یا مرد کے طور پر درجہ بندی کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی حیاتیاتی صفات میں فرق ہے

صنف سے مراد عورتوں، مردوں اور صنفی متنوع لوگوں کے سماجی طور پر بنائے گئے کردار، طرز عمل، اظہار اور شناخت ہے۔

سائنسی اور طبّی اعتبار سے نر اور مادہ کا ڈی این اے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ یہ قطعی طور پر اس لیے ہے کہ مرد اور عورت جسمانی، حیاتیاتی، جذباتی، چال ڈھال سمیت متعدد پہلوں سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں- شریعت نے ہر جنس کی ذمہ داریوں کو واضح طور پر بیان کیا ہے[22]۔

احکامات شریعہ

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ متعدد اسلامی قانونی اور معاشرتی احکام مرد اور عورت کے درمیان مختلف ہیں۔ یہ احکام تمام قانونی نصابی کتابوں میں پائے جاتے ہیں اور تزکیہ اور طہارت کے ابتدائی ابواب سے لے کر وراثت کے ابواب کے اختتام تک چلے جائیں۔ ہماری اسلامی شریعت کے بہت سے پہلو فطری طور پر جنس پر مبنی ہیں اور فقہ کے تقریباً تمام ابواب میں مردوں اور عورتوں، کے لیے مختلف احکام پائے جاتے ہیں۔

کیونکہ اللہ نے ان کو مختلف بنایا ہے اس لیے ان کو پرکھنے اور جانچنے کا میدان بھی مختلف ہے۔ ہماری شریعت ہمیں ایک صنف کے حساب سے پرکھتی ہے۔ ہماری جنس کے حساب سے نہیں۔ مرد اور عورت صرف کوئی تخیلاتی چیز نہیں ہے، اللہ نے ان کا الگ الگ دائرہ عمل متعین فرمایا اور خالق کائنات کے تعویض کیے گیے مختلف میدان میں انہیں آزمایا گیا اور اپنے دیے گیئے میدان میں کامیابی ہی ان کی حقیقی کامیابی ہے۔ دونوں میں صلاحیت ہے جنت میں جانے کی لیکن جنت میں جانے کے لیے دونوں نے کام مختلف کرنے ہیں ایک سے نہیں۔

[22] https://www.differencebetween.com/difference-between-hermaphrodite-and-vs-intersex/

دونوں جنسوں میں سے ہر ایک کا بنیادی کردار ہے، جس کے لیے اللہ نے اس جنس کو پیدا کیا ہے۔ جس طرح ماں کا کردار باپ کے کردار سے مختلف ہوتا ہے لہذا، ہر جنس اپنے انفرادی کردار کے مطابق عمل کرتی ہے۔

اس کی مثال سورہ آل عمران میں بی بی مریم کی پیدائش کی اس آیت مبارکہ سے خوب ملتی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَآ أُنثَىٰ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلْأُنثَىٰ ۖ

پھر جب اسے جنا تو بولی، اے رب میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ جو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی، اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں

جنڈر ڈسفوریا (Gender Dysphoria) کے مسائل شریعت مطہرہ کی نظر میں

ا۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ میں مرد ہوں لیکن میرے اندر روح عورت کی ہے اور اگر کوئی عورت کہتی ہے کہ جسم میرا عورت کا ہے پر روح میرے اندر مرد کی ہے تو یہ جینڈر ڈسفوریا ہے۔ آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے پاس جو جسم ہے وہ آپ کی روح کے مطابق نہیں یا آپ کی روح جو فیل کرتی ہے اپ کا جسم اس سے برعکس ہے۔[23]

احکام شریعت اگر اس چیز کو شریعت کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو شریعت آپ کے احساسات یا آپ کی سوچ کو حرام یا حلال نہیں کہتی اگر اپ کسی گناہ کا سوچ رہے ہیں اور کر نہیں رہے تو وہ گناہ، گناہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ کے جذبات مخالف سمت جا رہے ہیں، لیکن آپ اس غلط چیز پر عمل نہیں کر رہے، تو شریعت آپ کے اس خیال کو گناہ تصور نہیں کرے گی ۔ شریعت آپ کا عمل دیکھتی ہے۔ شریعت یہ نہیں دیکھتی کہ آپ کے دل اور آپ کے خیالات میں کیا چل رہا ہے؟ اب اگر کوئی چیز کوئی شخص اس قسم کی چیزیں محسوس کر رہا ہے۔ اس کے احساسات محسوسات اس کے کنٹرول سے اس کے قابو سے باہر ہیں تو شریعت اس چیز پر اس کو سزا نہیں دیتی کہ جو اس کے دل و دماغ میں چل رہی ہے۔ پر شریعت اس جدوجہد اور کوشش کی پذیرائی کرتی ہے کہ جو اس غلط خیال کو دبانے کے لیے وہ شخص کر رہا ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی میں متعدد ایسی سوچیں اور خواہشات ہوتی ہیں جو اس کے لیے اچھی نہیں ہوتی۔ شریعت تو سکھاتی ہے کہ کون سی خواہش اچھی ہے اور کون سی خواہش ضرر رساں اور مضر ہے۔ ہم سب ایسی بہت ساری خواہشات سے گھرے ہوئے ہیں پر اللہ تعالی فرماتا ہے۔ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا

[23] Fatwa Dr. Yasir Qadhi

This fatwa prepared by Dr. Yasir Qadhi on behest of the Fiqh Council, and the Fiqh Council, after some modifications, unanimously approved it.

https://muslimmatters.org/2022/06/21/fatwa-regarding-transgenderism/

وُسْعَهَامیں کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ مثلا آپ اگر کسی پہ بہت زیادہ غصے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ غصے میں اسے قتل کر دیں لیکن آپ یقیناوہ عمل کر نہیں رہے تو اللہ تعالی اس قتل کا گناہ آپ کو نہیں دے گا یا اس سوچ کا گناہ آپ کو نہیں دے گا۔ جب آپ نے اپنی اس بری خواہش کو قابو میں کر لیا تو اس قابو کرنے کا اللہ تعالی آپ کو ثواب ضرور دے گا۔

اب اگر آپ کے دل میں کسی گناہ کی خواہش آتی ہے اور آپ اس کو کنٹرول کر لیتے ہیں تو آپ اس شخص سے بہتر ہیں جس نے وہ گناہ کیا ہی نہیں یا وہ اس گناہ کے بارے میں جانتا ہی نہیں۔ تو ہم کسی بھی ایسے شخص کو جس کی کچھ مختلف جذبات و احساسات ہیں اس کو اس کے احساسات کی وجہ سے ہم اسے مجرم نہیں گردان سکتے۔

۲۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنے وجود کو صرف احساس ہی کی وجہ سے کیوں شناخت کر رہے ہیں؟

احکام شریعت: آپ خود ایک وجود ہیں اور وہ صرف ایک احساس ہے۔ اور وہ احساس آپ کا وجود پر حاوی نہیں ہونا چاہیے۔ یہ نہیں ہو سکتا آپ کے احساسات آپ کا وجود ہے۔ کیونکہ احساسات کبھی اچھے اور کبھی برے دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کا ایک برا احساس آپ پر اس قدر حاوی ہو جائے کہ آپ کہیں کہ میں یہی ہوں تو یہ غلط ہے۔

۳۔ یہ معاشرہ آپ کو صرف آپ کو صرف احساسات پر ہی کیوں پرکھتا ہے؟ اگر کوئی حاسد ہے حسد کا جذبہ اس میں بہت زیادہ ہے تو وہ اپنے اوپر یہ ٹیگ لگا کے نہیں پھرتا کہ میں حاسد ہوں، کوئی مغرور ہے تو وہ اپنے ماتھے پہ غرور کا ٹیگ لگا کے نہیں پھرے گا۔ تو اگر کسی کے اندر یہ جنسی احساس ہے تو وہ صرف اس احساس ہی کے نام سے کیوں جانا جائے؟

احکام شریعت: احساس تو صرف احساس ہے۔ جو دبایا بھی جا سکتا ہے۔ یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ آپ اپنی ایک خواہش اور اپنے ایک احساس کو اپنی پوری زندگی پر کیوں محیط کر رہے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو اس معاشرے میں اپنے جنسی احساس کے ساتھ ہی کیوں متعارف کرانا چاہتے ہیں۔ یا یہ معاشرہ آپ کو آپ کے جنسی احساس کے ساتھ ہی کیوں جانتا ہے؟ یہ آپ کی بہت ساری خواہشات میں سے ایک خواہش کا حصہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ خواہش آپ کے کنٹرول میں سے باہر ہو، لیکن شریعت اسی لیے آئی ہے۔ کہ آپ کی ایسی خواہشات کو کنٹرول کرنا سکھایا جائے اور بتایا جائے کہ کیا آپ کے لیے بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں۔ جب اپ اپنی ایسی خواہشات کے ساتھ لڑیں گے تو آپ کو اللہ کی مدد اور اس کی خوشنودی حاصل ہو گی۔ یہ ہمارے دین کا جوہر یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات کو قابو میں رکھیں اور انہیں شریعت کے مطابق بنائیں۔ خواہش خود کسی شخص کی تعریف نہیں کرتی، اور خواہشات کو فتح کرنا یا قابو پانا ہمارے ایمان کا حصہ اور حصول تقویٰ کا ذریعہ ہے

مندرجہ بالا احکامات شریعہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ذیل میں کچھ اہم شرعی مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔

ہم جنس کشش اور قوم لوط Same-sex attraction (SSA)

ایک شخص جو ہم جنس کی کشش محسوس کرتا ہے اور مگر کسی برے فعل میں مبتلا نہیں ہو تا تو وہ کسی سے کم مومن نہیں ہے۔ در حقیقت ایسے افراد ایمان میں اور بھی مضبوط ہو سکتے ہیں اگر وہ اسلامی تشخص کو بر قرار رکھیں اور جدوجہد کریں۔

دوسری طرف، قرآن کی متعدد آیات اور خاص طور پر حضرت لوط علیہ السلام کی کہانی کے ذریعے واضح طور پر اس چیز کی ممانعت کی گئی ہے، اور اسلام کے ہر ایک فرقے اور مکتب فکر کے متفقہ اجماع ہے کہ، وہ مردانہ جنسی فعل جو ازدواجی اور غیر ازدواجی (متضاد) ہمبستری پر مشتمل ہے، بڑا گناہ ہیں جس سے توبہ کی ضرورت پڑتی ہے،، ایسی بدکاری اللہ تعالی کی نظر میں ایک بڑا گناہ ہے۔

صنف "دوبارہ تفویض" Gender "reassignment"

کسی کی حیاتیاتی جنس / جنس کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنا، چاہے ہارمون علاج، جراحی کے طریقہ کار، یا دونوں کے کسی بھی امتزاج سے ہو۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک جنس کی دوسری جنس میں منتقلی کی کوشش کرنے کے تمام طریقے حرام ہیں۔

اس کی واحد استثناء کی صورت یہ ہے کہ وہ یہ کہ ہے جب ایک انٹر جنس شخص اصل خنثی اپنی جسامت کو اس جنس کے مطابق لانے کے لیے سرجری کرواتا ہے جس سے اس کا مقصد کسی ایک جنس سے زیادہ قریب ہونے کا عزم ہو، طبی ماہرین کی مشاورت سے جائز عمل ہے۔

انٹر جنس افراد Intersex Individuals

انٹر جنس وہ افراد ہیں جو دونوں مردانہ اور زنانہ جنسی اعضاء کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں عام طور پر جنسی اعضاء کی حیاتیاتی افعال کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے اور دونوں میں سے کون سی جنس غالب ہے۔ مذہبی اسکالرز اور طبی ڈاکٹروں کے مشورے سے ایک بنیادی جنس کا انتخاب کیا جائے، اور اس منتخب جنس سے وابستہ احکام اس کی زندگی پر لاگو ہوں گے۔ جیسے کہ مسجد میں نماز کے لیے کہاں کھڑے ہوں، جیسے کہ وراثت کی تقسیم میں اسے کیا ملے گا؟۔ اس جنس سے تعلق رکھنے والوں سے شریعت یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ اسلامی احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

ٹرانسجینڈرزم احادیث نبوی کی روشنی میں

ٹرانسجینڈرزم، ایک ایسا موضوع جو اپنے اندر بہت سے راز چھپا رہا ہے۔ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں اس تیسری جنس کی نہ صرف انفرادیت سے انکار کیا جاتا ہے بلکہ ان کے بارے میں بحث سے بھی گریز کیا جاتا ہے جبکہ اسلام میں واضح طور پر ان کا ذکر ہے بلکہ روایتی عرب معاشرے میں "مخنثون" کے نام پر ان پر تفصیلی بحث بھی موجود ہے۔

"مخنثون" ایک اصطلاح ہے جو روایتی عرب تاریخ میں استعمال ہوتی چلی آرہی ہے۔ کہ "مخنث" ایک ایسا فرد ہے

جس کا مرد برادری سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ان کی خصوصیات ان سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ یہ "خواجہ سراء" برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ مخنثون ہمیشہ اسلامی تاریخ کا حصہ رہا، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ موجود تھے۔[24]

مشہور محدث نبوی "النوائی" نے مخنث کو دو اہم اقسام میں تقسیم کیا ہے:

1. **مخنّث من خلق:** یہ قسم ان مردوں سے تعلق رکھتی ہے جو نسوانی خصلتوں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اس حالت میں ہونے میں کوئی گناہ نہیں جب تک کہ فرد اپنے آپ کو ہر قسم کے حرام کاموں سے باز رکھے۔
2. **مخنّث بالتکلف:** یہ وہ مرد ہیں جو جان بوجھ کر عورتوں کی طرح کام کرتے ہیں جبکہ یہ نسوانی خصلتوں کے ساتھ پیدا نہیں ہوئے، اور نا انہیں جنسی شناخت کا کوئی مسئلہ ہو۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اس قسم کی سرگرمیوں کا آغاز گناہ اور قابل سزا ہے۔

مخنّثون کی اسلامی معاشرے میں حیثیت

پوری اسلامی تاریخ میں مخنثون کو قبول کیا گیا اور ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا جاتا رہا۔ بہت سے علماء نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابتدائی اسلام کے زمانے میں مدینہ اور مکہ کے لوگوں نے ان کی حیثیت کو قبول کیا۔ موسیقی اور تفریح کے میدان سے ان کا گہرا تعلق ہے اور یہاں تک کہ انہیں خواتین کی ساتھی بھی سمجھا جاتا تھا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مخنثین و مخنثات ایک اعلیٰ مقام دیا گیا جیسا کہ انہیں "مقدس حدود کے محافظ" کا خطاب دیا گیا تھا جس میں انہیں مدینہ اور مکہ کے بعض مقدس ترین حرموں کی حفاظت کا اعزاز دیا گیا تھا۔ جو آج بھی قائم ہے۔

ام المومنین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً، فَقَالَ: إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا، لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا فَحَجَبُوهُ .[25]

[24] Iqra Mehmood, June 22, 2017, Mukhannathun – Unfolding, The Concept Of Transgenders In Islam https://www.parhlo.com/mukhannathun-unfolding-the-concept-of-transgender-women-in-islam

[25] ابوداود سلیمان، **سنن ابی داود**، کتاب اللباس، رقم 4107

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث (ہجڑا) آتا جاتا تھا اسے لوگ اس صنف میں شمار کرتے تھے جنہیں عورتوں کی خواہش نہیں ہوتی تو ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے وہ مخنث آپ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تھا اور ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب وہ آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو آٹھ سلوٹیں پڑ جاتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عورتوں کی باتیں جانتا ہے، چنانچہ اب یہ تمہارے پاس ہرگز نہ آیا کرے، تو وہ سب اس سے پردہ کرنے لگیں۔

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں خواجہ سراء آزادانہ طور پر ازواج مطہرات کے گھروں میں آیا جایا کرتا تھا۔ لیکن اس کی اخلاق سے گری ہوئی باتیں سن کر حضور ﷺ نے اس کی اپنے کاشانہ اقدس میں داخلے پر پابندی لگادی۔ چنانچہ تکذیب ان کی نہیں بلکہ ان کے برے افعال کی کی گئی۔ مخنثوں کے بارے سنن ابی داود کی ایک اور حدیث کے مطابق:

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْأَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ،عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هَذَا ؟ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ ؟ فَقَالَ: إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنْ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ.[26]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہجڑا لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگا رکھی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ عورتوں جیسا بنتا ہے، آپ نے حکم دیا تو اسے نقیع کی طرف نکال دیا گیا، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟، آپ نے فرمایا کہ مجھے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نقیع مدینے کے نواح میں ایک جگہ ہے اس سے مراد بقیع (مدینہ کا قبرستان) نہیں ہے۔

درج بالا حدیث کے میں کچھ پوشیدہ حکمتیں ہیں جن کی وجہ سے یہ حکم صادر کیا گیا کیونکہ وہ لوگ جو جان بوجھ کر اپنے مخالف جنس سے مشابہت رکھتے ہیں، اپنے لباس میں، مخالف جنس کی بول چال میں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں پر لعنت بھیجی، کیونکہ وہ اللہ تعالی کی تخلیق کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ نے ان عورتوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو اپنی بھنوں کے بال منڈھواتی ہیں یا نقلی بال جوڑتی ہیں کیونکہ وہ اللہ

[26] ابوداود سلیمان، **سنن ابی داود**، کتاب الاداب، رقم 4928

تعالی کی تخلیق کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چناچہ ہر وہ عمل جو اللہ تعالی کی تخلیق کا مذاق بنائے قابل مذمت ہے۔ چنانچہ معاشرے میں اس طرح کے رویے کو روکنے کے لیے اسے شہر بدر کر دیا گیا۔

مخنّثون کے بارے میں ایک اور سخت حکم ہمیں سنن ابو داود کی اس حدیث میں ملتا ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ " أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا " . يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ .[27]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں کو نکال دو یعنی ہجڑوں کو۔

اس حدیث شریف کو اگر شرعی تناظر میں دیکھا جائے تو، شریعت مردوں کو جان بوجھ کر زنانہ انداز میں کام کرنے یا لباس پہننے سے منع کرتی ہے، اور عورتوں کے لیے جان بوجھ کر مردانہ انداز میں کام کرنے یا لباس پہننے سے منع کرتی ہے۔ مگر یہاں یہ چیز قابل غور ہے کہ مجموعی طبعیات کے لحاظ سے جو چیز کسی کے قابو سے باہر ہے جیسے باریک آواز، وہ یقیناً شریعت کے دائرے میں نہیں آتی کیونکہ شریعت کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے نہ کہ ایسے معاملات سے جو کسی کے قابو سے باہر ہوں۔

لیکن اسلام کسی بھی حال میں ہم جنس پرستی کی اجازت نہیں دیتا اور اس عمل پر سخت سزائیں شریعت کی طرف سے تجویز کی گئی ہیں جس سے ثابت ہوا کہ نفرت کا اظہار انسان سے نہیں بلکہ اس کے گناہ سے کیا گیا۔

خواجہ سراؤں کے لیے دو طرح کی سزائیں

شریعت کے مطابق اگر خواجہ سراء خلاف شرع کاموں میں ملوث ہوں تو انہیں درج ذیل سزائیں دینے کا حکم ہے۔

☆ اگر مجرم جنسی تعلقات رکھتے ہیں، تو ان کی سزا زنا کی سزا کے برابر ہے۔

☆ اگر وہ لباس، برتاؤ، چال اور گفتار میں اپنے جنس مخالف سے مشابہت رکھتے ہیں تو ان کی سزا مسلمان معاشرے سے بے دخلی ہے۔

نتیجہ متذکرہ بالا احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کہ مخالف جنس سے مشابہت اسلام میں قطعی طور پر حرام ہے۔ مشابہت سے مراد ظاہر و وضع و قطع، جنس مخالف کے لیے مختص لباس، چال چلن اور بول چال میں اختیار کی گئی مشابہت ہے۔ لیکن اگر مشابہت کے ساتھ ساتھ جنسی بے راہ روی کا بھی شکار ہو تو اس کی سزا وہی ہے جو زنا کی سزا ہے جو اس کے

---

[27] ابو داود سلیمان، **سنن ابی داود**، کتاب اللباس، رقم 4930

مرتکب افراد کو دی جاتی ہے۔[28]

لہذا اسلام ان کی انفرادیت کو قبول کرتا ہے اور انہیں ایک شرط کے ساتھ اپنے حقوق پر عمل کرنے کی آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنی صنفی شناخت کو تبدیل نہیں کریں گے اور خود کو ممنوعہ سرگرمیاں میں ملوث نہیں کریں گے۔

تجاویز اور سفارشات:

ٹرانس جینڈر ازم ایک ایسا افریط ہے جس نے انسانی معاشرے اور خصوصا ازدواجی زندگی پر بہت برے اثرات مرتب کیے ہیں۔جو معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی کے فروغ کے ساتھ ساتھ جنسی جرائم میں اضافے کا موجب بنا ہے۔جس کے سب سے زیادہ برے اثرات ازدواجی زندگی پر مرتب ہوئے اور خاندانی نظام آہستہ آہستہ ٹوٹنا اور بکھرنا شروع ہوا ،تو لوگوں کو سمجھ آیا کہ اگر ہماری شریعت مطہرہ میں اگر زنا، ہوموسیکشولیٹی کے لیے سخت سزائیں نافذ العمل ہیں تو ان کا اصل محرک ازدواجی زندگی کو بچانا ہے، اور معاشرتی اصلاح ہے۔ورنہ اس طرز عمل کے ساتھ معاشرے میں ہیجان، بے حیائی کا راج ہو گا۔چنانچہ ہمارے اسلامی قوانین اور ان کا اطلاق دراصل ہمارے خاندانی نظام کی حفاظت کا باعث ہیں۔[29]

شریعت مطہرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرے کے لیے چند تجاویز درج ذیل ہیں۔

☆ہماری شریعت حیا کی ترغیب دیتی ہے، بے شرمی وبے حیائی سے اعتراز اور عیوب کو چھپانے کی بھی ترغیب دیتی ہے۔

☆جہاں تک ایسے افراد کا تعلق ہے جو ڈھٹائی کے ساتھ اسلامی اقدار کے خلاف زندگی گزار رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ مقصد گناہ گار کی بحالی ہے، سزا نہیں۔

☆ دین اسلام رحمت کا مذہب ہے اور لوگوں کے جذبات اور خواہشات کی بنا پر ان کے خلاف بلا امتیاز نفرت، اور تشدد کی تبلیغ نہیں کرتا۔

☆، اسلامی قانون ہمیں تمام لوگوں کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کرنے ہیں اور انہیں وہ عزت اور وقار دینے کی تلقین کرتا ہے ہیں جس کے وہ مستحق ہیں۔

☆ تمام مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ ایسے افراد کو امداد فراہم کریں جو اس گناہ کو چھوڑنے میں اس کی مدد کرے۔

---

[28] M.Bahrul Afif, Islam and Transgender (a study of Hadith), International Journal of Nusantara Islam https://journal.uinsgd.ac.id/index.php/ijni/article/view/6138

[29] Imran Khans lecture on Islamic family system and Hijab https://www.facebook.com/100021754666110/videos/742924147933681/?mibextid=00RHnp

☆ ایسے لوگوں کے بارے میں جو کسی دوسرے عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان طریقوں کو اپناتے ہیں، اسلام ہمیں کسی کے ساتھ بدسلوکی کرنے کا حکم نہیں دیتا۔

☆ ہمیں مہربانی اور حکمت کے ساتھ اپنے عقائد اور اقدار کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہیے اور جب ہم سے اسلام کے عقائد اور اخلاق کے بارے میں سوال کیا جائے تو ہمیں سچائی کے ساتھ انہیں ویسا ہی پیش کرنا چاہیے جیسے وہ ہیں